آدمی بھی نہیں ہیں جو ہم کو دوست رکھتے ہوں۔

امام زین العابدین علیہ السلام ایسے بدترین حالات میں زندگی بسر کررہے تھے اور یہی وہ دور ہے جب آپ اپنے عظیم مقصد کے حصول کے لئے جدوجہد شروع کرتے ہیں اور اسی زمانہ کی طرف امام جعفر صادق علیہ السلام ان لفظوں میں اشارہ فرماتے ہیں: ''ارتدّ الناس بعد الحسین الا ثلاثۃ ''امام حسینؑ کے بعد تین افراد کے علاوہ سبھی لوگ مرتد ہوگئے تھے۔ اور ان تینوں آدمیوں کا نام لیتے ہیں: ابوالخالد الکابلی، یحیٰ ابن ام الطویل اور جبیر بن مطعم (البتہ علامہ شوستری کا خیال ہے کہ جبیر بن مطعم کے بجائے حکیم ابن جبیر ابن مطعم ہونا چاہیے۔ بعض نقلوں میں محمد ابن جبیر ابن مطعم درج ہے۔ بحار کی ایک روایت میں چار افراد کے نام ملتے ہیں جبکہ بعض روایتوں میں پانچ اشخاص کے نام لئے گئے ہیں۔ پھر بھی یہ سب ایک دوسرے کے ساتھ قابل جمع ہیں) اتنے سخت ماحول اور ایسی سنگلاخ وادی میں رہتے ہوئے امامؑ اپنے ہدف کی تکمیل کے لئے جدوجہد کا آغاز کرتے ہیں۔

ہر طرف ہے روشنی شبیرؑ سے

قائم مہدی نقوی تذہیب نگروری

زندگی ہے دین کی شبیر سے ۔۔۔ خیر کی ہے روشنی شبیر سے
پاکے دولت عزم و استقلال کی ۔۔۔ کتنا ہے خوش ہے آدمی شبیر سے
موت سے گھبرا رہا تھا حر بہت ۔۔۔ زندگانی مانگ لی شبیر سے
عہد حیوانی کو مایوسی کے بیچ ۔۔۔ آدمیت مل گئی شبیر سے
آفتاب علم و حکمت بن گیا ۔۔۔ منبر پیغمبری شبیر سے
حر کو آزادی کا سورج کر دیا ۔۔۔ سیکھو! بندہ پروری شبیر سے
ہر بلندی دست بستہ ہے کھڑی ۔۔۔ مانگتی ہے زندگی شبیر سے
شادمانی میں توازن کے لئے ۔۔۔ غم کی دولت مل گئی شبیر سے
آج بھی دانشوران دہر کو ۔۔۔ ملتی ہے دیدہ وری شبیر سے
ہو رہی ہے پردۂ تحریک میں ۔۔۔ وقت کی صورت گری شبیر سے
دیکھئے حق و صداقت کا کمال ۔۔۔ ہر طرف ہے روشنی شبیر سے
نوع انساں کو حیات جاوداں ۔۔۔ مل رہی ہے آج بھی شبیر سے
کتنی مالامال ہے غم کے طفیل ۔۔۔ اپنی اردو شاعری شبیر سے
کیوں کرے تذہیبؔ اب جنت کی بات ۔۔۔ اس کو جنت مل گئی شبیر سے